



آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہنا کرو: ”اللہ!، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب و حاضر کو جاننے والا، اے ذات جو ہر شے کی رب اور مالک ہے! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے
کچھ ایسے کلمات بتائیں جنہیں میں صبح شام پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہنا کرو: ((اللهم فاطر
السموات والأرض عالم الغيب والشهادة؛ رب كل شيء ومليكه، أشهد أن لا إله إلا أنت، أعوذ بك من شر
نفسى وشر الشيطان وشره)) ترجمہ: ”اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب و حاضر کو
جاننے والا، اے ذات جو ہر شے کی رب اور مالک ہے! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق
نہیں ہے میں اپنے نفس کے شر نیز شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں“ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”جب صبح کرو تب یہ (دعا) پڑھو، جب شام کرو تب بھی پڑھو اور جب اپنے بستر پر جاؤ اس وقت
بھی پڑھو“

[صحیح] [اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے - اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے - اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے - اسے
امام احمد نے روایت کیا ہے]

یہ ذکر ان اذکار میں سے ہے جنہیں صبح و شام کیا جاتا ہے اور جس کی تعلیم نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو دی جب انہوں نے عرض کیا کہ: ”مجھے سکھائیں“ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں صبح و شام کیا جانے والا ذکر اور
دعا سکھائی اور ان سے کہنا کہ وہ یوں کہنا کریں: ”اللهم فاطر السموات والأرض“ یعنی اللہ، آسمانوں اور
زمین دونوں کے پیدا کرنے والے! ”فاطر“ کا مطلب ہے کہ اللہ نے انہیں بغیر کسی سابقہ نمونہ کے پیدا کیا اور
بنا کسی پیشگی مثال کے انہیں عدم سے وجود بخشا ”عالم الغیب و الشهادة“ یعنی ان اشیاء کو بھی جانتا ہے جو
مخلوق کی نگاہوں سے اوجھل ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جنہیں وہ دیکھتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ حال،
مستقبل اور ماضی سب سے واقف ہے ”رب كل شيء و مليكه“ یعنی اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک!
اللہ تعالیٰ ہر چیز کے رب اور مالک ہیں ”أشهد أن لا إله إلا أنت“ میں اپنی زبان اور دل سے اس بات کا اعتراف
کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اللہ کے علاوہ جس کی بھی پوجا کی جاتی ہے وہ باطل ہے اور
عبودیت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے عبودیت کے حق دار صرف اور صرف اللہ عز و جل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:
”أعوذ بك من شر نفسي“ کیوں کہ نفس کی شر انگیزیاں ہوتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”وما أبرئ
نفسى إن النفس لأمارة بالسوء إلا ما رحم ربي“ (یوسف: 53) ترجمہ: ”اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کرتا، بل
شک نفس تو برائی سکھاتا ہے“ آپ کو نقصان پہنچاتا ہے اور برائی پر اکساتا ہے لیکن اگر اللہ آپ کو اس کے شر
سے محفوظ کر دے تو آپ کو ہر نیکی کی توفیق دیتا ہے نبی ﷺ نے اپنی دعا کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ فرمایا: ”
ومن شر الشيطان وشركه“ ایک اور روایت میں ”و شرکه“ کے الفاظ ہیں یعنی آپ اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ
وہ آپ کو شیطان کے شر اور اس شرک سے پناہ دے جس پر وہ اکساتا ہے یا اس کے جال سے بچائے ”الشرك“
اس چیز کو کہتا ہے جس سے مچھلیاں اور پرندے وغیرہ شکار کیے جاتے ہیں کیونکہ شہوات و شهوات وغیرہ
شیطان کے جال ہیں جن سے وہ انسانوں کا شکار کرتا ہے ”وأن أقترفُ على نفسي سوءاً“ یعنی خود اپنے آپ

کے ساتھ کچھ براکروں یا پھر کسی مسلمان کو برائی پہنچاؤں نبی ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس ذکر کو صبح و شام اور اس وقت کیا کریں جب اپنے بستر پر لیٹ جائیں

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3006>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

